تعليم المتعلم

طبع في المطبع الشاهجهاني الواقع
في بلدة بهوپال المحمية
في سنة ١٣٠٥هـ

بادارة الحافظ كرامة الله سلمه الله تعالى

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد اس رسالے
مین بیان حج وعمرے کا لکھا جاتا ہے جس کسی شخص پر حج فرض ہوا اسکو
چاہیے کہ وہ خاص سنت طریقے کے موافق حج ادا کرے حج جو تیسرا رکن ہے
اسلام کا اس کے تارک کا باوجود استطاعت کے وہی حکم ہے جو حکم تارک
نماز و روزہ و زکوۃ کا عمدا ہے بلا تفاوت فرضیت حج کی قرآن وحدیث
دونون سے ثابت ہے جس طرح کہ فرضیت صلوۃ وصوم وزکوۃ کی بھی کتاب
وسنت سے ثابت ہے نماز عبادت روزانہ ہے اور روزہ عبادت یکبارہ
اور زکوۃ عبادت سالانہ اور حج تمام عمر مین ایک بار فرض ہے نفل کا ہر کسی کو اختیار

فضیلت حج

حدیث ابوہریرہ میں بعد ایمان لانے کے اللہ و رسول پر جہاد کو پھر حج
مبرور کو افضل اعمال فرمایا ہے متفق علیہ دوسری روایت میں ارشاد
کیا ہے جس نے حج کیا واسطے اللہ کے پھر رفث و فسق نہ کیا وہ ایسا پھرا جیسے اسکی
ماں نے آج جنا ہو یعنی متفق علیہ ہے مراد رفث سے ہر کلمہ بیحیائی کا ہے
جیسے ذکر جماع وغیرہ اور مراد فسق سے دشنام دہی و جدال اور شرارت
ساتھ رفقا کے ہے تیسرا الفاظ ہے ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ
ہے درمیان کے گناہوں کا اور نہیں ہے بدلا حج مبرور کا مگر جنت متفق علیہ
حج مبرور وہ ہے جس میں خلط کسی گناہ کا نہو حدیث ابن عباس میں عمرہ رمضان
کو برابر حج کے فرمایا ہے متفق علیہ ایک عورت نے پوچھا تھا کہ میرا باپ
بوڑھا ہے سواری پر تھم نہیں سکتا کیا میں اوسکی طرف سے حج کروں فرمایا
ہاں متفق علیہ احادیث میں جس جگہہ ذکر حج بدل کا آیا ہے وہاں قریب کا
حج طرف سے قریب کے آیا ہے نہ غریب کا طرف سے غریب کے ایک مرد
نے اپنی بہن کی طرف سے حج کرنے کا سوال کیا تھا فرمایا کر متفق علیہ حضرت عائشہ
نے کہا تھا جہاد کی الحج متفق علیہ یعنی عورتوں کا جہاد یہی حج ہے لیکن عورت
ایک دن رات کا سفر بغیر ذو محرم کے نہ کرے متفق علیہ محرم خواہ خاوند ہو
یا اور کوئی ابن مسعود کی حدیث میں فرمایا ہے ملاؤ حج و عمرہ کو کہ یہ دونوں محتاجی

اور گناہون کو ایسا دور کرتے ہین جس طرح کہ بھٹی میل لوہے اور سونے
اور چاندی کا دور کرتی ہے نہین ہے واسطے حج مبرور کے کچھ ثواب
مگر جنت رواہ الترمذی والنسائی واحمد ابوہریرہ نے رفعاً کہا ہے حاج
و عمار اللہ کے میہمان ہین اگر دعا کرتے ہین تو اللہ قبول کرتا ہے اور اگر
بخشش مانگتے ہین تو اللہ اون کے گناہ بخشدیتا ہے رواہ ابن ماجہ
و دوسرے لفظ اوسکا یہ ہے جو نکلا حج یا عمرہ یا غزا کرنے کو پھر راہ مین مر گیا تو
لکھتا ہے اللہ واسطے اوس کے اجر غازی و حاج و معتمر کا رواہ البیہقی
انجام ترک حج حدیث علی مرتضی رضی اللہ عنہ مین فرمایا ہے جو شخص مالک
ہوا زاد و راحلہ کا جو کہ پہونچادے اوسکو بیت اللہ تک پھر اوسنے حج نکیا تو
اب وہ یہودی مرے یا نصرانی رواہ الترمذی یہ حدیث غریب ہے ابو امامہ
کا لفظ رفعاً یون ہے جسکو حج سے کسی حاجت ظاہر نے یا سلطان جائر نے
یا مرض حابس نے نہ روکا اور وہ بے حج کیے ہوے مر گیا تو اب چاہے
یہودی مرے یا نصرانی رواہ الدارمی ترک کرنا کسی رکن کا ارکان اسلام
سے مشابہ ہے ساتھ خروج کے ملت سے ولہذا تارک حج کو مشابہ اہل کتاب
کہا ہے اور تارک نماز کو مشابہ مشرک یا اس لیے کہ یہود و نصاری نماز پڑھتے
ہین اور حج نہین کرتے اور مشرکین عرب حج کرتے تھے اور نماز نہین پڑھتے
مصلحت مرعیہ حج مین اعلای کلمۃ اللہ اور موافقت سنت ابراہیم علیہ السلام

اور اگر بیت خدا تک نہ پہنچ سکے روایت ہے حضرت عبداللہ ابن عمر سے کہ
ایک شخص نے کہا اے رسول خدا حاجی کون ہے فرمایا گرد آلود میلا کچیلا
وہ پھر اس نے کہا کون حج افضل ہے فرمایا عج و ثج یعنی لبیک پکارنا
چلا کر اور قربانی کرنا پھر اس نے کہا سبیل کیا ہے فرمایا زاد و راحلہ رواہ فی شرح السنۃ
فائدہ عادت انبیاء علیہم السلام جب حج کرتے نہایت خاکساری و تواضع
اختیار کرتے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب حج کیا تو پالان
شتر پر تھا اور چادر چار درہم کی قیمت کا تھا حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے جب تو حاجی
سے ملے تو اوسکو سلام کر اور مصافحہ کر اور اوس سے کہہ کہ وہ تیرے لیے اللہ
سے مغفرت مانگے قبل اس کے کہ وہ حاجی اپنے گھر میں داخل ہو رواہ احمد
ف حج کرنا ہر مکلف مستطیع پر فوراً واجب ہے ابن عباس نے رفعاً کہا ہے
جلدی کرو حج میں کوئی تم میں نہیں جانتا کہ اوسکو کیا پیش آئیگا رواہ احمد و اس
حدیث مرفوع ہے کہ جو شخص ارادہ حج کا رکھتا ہو اوسکو چاہیے کہ جلدی کرے
رواہ ابو داود مکلف عاقل بالغ جب زاد و راحلہ و امن طریق پائے تو اوسکو حج کرنا
لازم آتا ہے مراد استطاعت سے یہی ہے کذا فی المسوی حاجی پر واجب
ہے کہ نوع حج کو ساتھ نیت کے متعین کرلے حج تین نوع پر ہوتا ہے ایک
تمتع وہ یہ ہے کہ آفاقی حج کے مہینوں میں احرام عمرے کا باندھ کے مکے میں جا
پہنچکر اور عمرہ پورا کرکے احرام کھول ڈالے پھر حج کا احرام باندھے اور

جو ہدی میسر آوی اوسکو ذبح کرے دوسری قران کہ آفاقی حج و عمرہ دونون کا احرام باندہکے میقات سے اور اپنے احرام پر افعال حج سے فارغ ہونے تک باقی رہے اسکو ایک طواف ایک سعی نزدیک اہل مدینہ و شافعی کے کافی ہے اور نزدیک حنفیہ کے دو طواف اور دو سعی بجالاوے پھر ہدی ذبح کرے پھر جب مکے سے پھرے طواف وداع کرے تیسرے افراد یعنی صرف حج یا صرف عمرہ کرے تمتع افضل انواع حج ہے حضرت نے حج قران کیا تھا مگر یہ فرمایا ہے لو استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الہدی و لجعلتہا عمرۃ رواہ الشیخان عن جابر احرام میقات معروف سے باندہے اہل مدینہ کی میقات ذی الحلیفہ ہے اور اہل شام کی جحفہ اور اہل نجد کے قرن اور اہل یمن و ہند کی یلملم فائدہ اس تاقیت کا یہ ہے کہ احرام میں میقات سے تاخیر نکرے اور تقدیم جائز ہے اور جو کوئی میقات کے اندر ہو وہ اوسی جگہہ سے احرام باندہے یہان تک کہ مکے والے مکے سے احرام باندہین ف محرم کرتا اور پگڑی اور ٹوپی اور پاجامہ اور کپڑا ورس و زعفران کا رنگا ہوا نہ پہنے اور نہ موزہ اگر جوتا نہ پاوے تو موزون کو ٹخنے سے نیچے کاٹ ڈالے اور عورت کا احرام یہ ہے کہ وہ نقاب نہ ڈالے اور دستانہ نہ پہنے اور نہ جامۂ رنگین ورس و زعفران اور وقت احرام باندہنے کے خوشبو نہ ملے اگر احرام سے پہلے کی خوشبو باقی ہو تو خیر اور بدن کے بال نہ لے

کو ذبح کرے اور رفث و فسوق و جدال کرے اور خوشبو ملے اور سر و
کسی کا نکاح کراوے اور منگنی کرے اور شکار مارے اور اگر شکار مارا
تو اوس پر بدل اوس شکار کے بموجب حکم دو عادل کے جزا لازم ہے اور غیر کا
شکار کیا ہوا کہاوے مگر اوس صورت میں کہ صید حلال تھا اور اوسنے اوس
محرم کے لیے وہ شکار نہیں کیا ہے اور حرم کے درخت کو نہ اوکھیڑے مگر
اذخر کو اور قتل کرنا پانچ فاسقوں کا درست ہے کوا چیل بچھو چوہا سگ گزندہ
اور جو شخص درخت کو کاٹے یا پتے جہاڑے اوسکا سلب واسطے چھین لینے
والے کے درست ہے وج جو ایک جنگل ہے طائف میں وہ بھی حرم ہے
وہان کا صید و خار بھی منع ہے یہی حق ہے بدلیل حدیث مرفوع زبیر ان
صید وج وعضاهه حرم محرم لله عز وجل اخرجه احمد والبخاری فی تاریخه
وحسنه الترمذی وصححه الشافعی فصل حاجی جب مکے پہونچے مضطبع ہو کر
طواف کرے سات شوط کا تین شوط میں رمل کرے یعنی جلد چلے باقی اشواط میں
اپنی چال پر چلے حجر اسود کا بوسہ لے یا چوب سے کچھ سے چھو کر اوس چوب
کو چومے اور رکن یمانی کا استلام کرے یعنی اوسکو ہاتھ لگائے قارن
کو ایک ہی طواف وسعی کافی ہے وقت طواف کے باوضو ہو ستر چھپائے اور
حائض سوا طواف کے سارے افعال حج کے بجا لاوے وقت طواف کے
ذکر یا تذکر کرنا مندوب ہے وہ ذکر یہ ہے اللهم انی اسألك العفو والعافية

في الدنيا والآخرة ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب
النار سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله
اس ذکر کی بہت فضیلت آئی ہے اسی طرح وقت سعی کرنے کے صفا و مروہ
مین ذکر ہو جب طواف کر چکے مقام ابراہیم مین آکر دو رکعت نفل پڑھے
پہلی رکعت مین قل یا دوسری مین قل ہو اللہ پھر آکر حجر کو چومے اور ہات لگاوے پھر جا کر
استلام رکن کرے حضرت نے اسی طرح کیا تہا رواہ مسلم عن جابر
ف صفا و مروہ کے درمیان سات بار سعی کرے اور دعا جو ماثور ہے پڑھے
یہی نص قرآن و حدیث واجب ہے اگر متمتع ہے تو اب سعی کے حلال
ہو گیا اب ہشتم ذی الحجہ کو احرام حج کرے اور صبح روز عرفہ کو عرفے مین
لبیک و تکبیر کہتا ہوا آوے اور ظہر و عصر کو جمع کرے اور خطبہ پڑہے پھر عرفے
سے پھر کر مزدلفے مین پہونچکر مغرب و عشا کو ایک اذان و دو اقامت کے ساتھ
بلا سنت جمع کرے اور رات کو رہکر اول وقت نماز صبح پڑہکر مشعر حرام
مین آوے اور وہان اللہ کا ذکر کرے اور طلوع آفتاب تک ٹھیرا رہے
پھر وہان سے چلکر بطن محسر مین آوے اصحاب فیل اسی جگہ ہلاک ہوئے
تھے یہ جگہ ایک برزخ ہے درمیان مزدلفہ و منی کے پھر حج کے رستے
چلکر جمرۂ عقبہ پر آکر سات کنکریان مارے ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے
یہ رمی بعد طلوع آفتاب کی کرے مگر بچون اور بیبیون کو قبل نکلنے سورج کے کر دیا

پہر رمی کرنا باب سے پہر منڈانا یا بال کترانا اب سب چیز اسکو حلال
ہوئی مگر عورت اور بعد منڈانے یا ذبح کی بات کو کیا قبل رمی کے
تو کچھ حرج نہیں سب پہر منی میں آکر تشریق کی راتون مین رہے اور پہر دن
ایام تشریق مین تینون جمرات کو سات سات حصات کے ساتھ رمی کرے
پہلے جمرہ دنیا کو پہر وسطی کو پہر جمرہ عقبہ کو اور جو شخص لوگون کو ساتھ لیکر
حج کرے اوسکو دن نحر کے خطبہ پڑہنا مستحب ہے یہ خطبہ بعد زوال کے پڑہے
یہ دونون خطبے خفیف ہون اور بیچ اور بہی خفیف تر ان خطبون مین رمی وغیرہ
کے مناسک بیان کرے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ناقہ عضبا
کے اوپر سوار ہو کر پڑہا تہا اور کہا تہا ان دماءکم واموالکم علیکم حرام کحرمة
یومکم ھذا فی شہرکم ھذا فی بلدکم ھذا الی یوم تلقون ربکم الا ھل بلغت قالوا نعم
قال اللھم اشھد فلیبلغ الشاھد الغائب رواہ البخاری واحمد عن ابی بکرة پڑہنا
خطبے کا وسط ایام تشریق مین مستحب ہے حاجی دن نحر کے طواف افاضہ کرے
اسکو طواف زیارت بہی کہتے ہین جب اعمال حج سے فارغ ہو تو طواف وداع
کرے ف افضل ہدی بدنہ ہے پہر گائے پہر بکری بدنہ و بقرہ طرف سے
سات آدمیون کے کفایت کرتا ہے ہدی والا گوشت اپنی ہدی کا کہاوے
اور بوقت ضرورت اوسپر سوار ہووے اور ہدی کا اشعار کرنا اور اوس کے گلے
مین قلادہ ڈالنا مستحب ہے حضرت نے کوہان شتر کو زخمی کرکے دو پاپوش

اوسکے گلے میں لٹکا دیے تھے اور جو کوئی مکے کو گیا اور اوسنے ہدی بھیجی تو
اوسپر کوئی شے جو محرم پر حرام ہوتی ہے حرام نہیں ہوئی ف عمرہ مفردہ
کے لیے احرام میقات سے باندھے میقات عمرے کی تنعیم ہے اور جو شخص
مکے میں ہو وہ مکے سے طرف حل کے نکلے پھر طواف و سعی و حلق یا قصر کرے
اور نزدیک بعض محققین کے واسطے عمرہ کے نکلنا طرف زمین حل کے ضرور
نہیں ہے مکے میں جس جگہ ٹھیرا ہو وہان سے احرام باندھکر اعمال عمرہ بجا لاوے
عمرہ سال تمام میں مشروع ہے دلائل ان احکام کی مسک الختام شرح
بلوغ المرام میں لکھی ہیں اور تفصیل ابواب حج و عمرہ کی رسالہ ضور الشمس اور
رسالہ بذل المنفعة میں مرقوم ہے اور رسالہ رحلة الصدیق میں ہر باب کو
مع دلیل جدا جدا لکھا ہے اور بیان حج کا رسالہ ایضاح المحجۃ میں اور بیان
عمرے کا رسالہ طراز العمرة میں بہت لطف کے ساتھ کیا گیا ہے ف
حدیث متفق علیہ میں ابن عمر سے رفعا سمعا آیا ہے کہ اہلال حضرت کا اس
لفظ سے تھا لبیک اللہم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمة
لک والملک لاشریک لک ان کلمات سے زیادہ کچھ نہ کہتے احرام باندھکر یہی
تلبیہ حج و عمرے میں کہا جاتا ہے جب احرام باندھنا چاہے کپڑے اوتار کر نہاوے
اور جامہ احرام پہنے تلبیہ کہے حاجی جب تلبیہ کہتا ہے تو جتنے حجر شجر مدر اوسکے
داہنے بائیں ہوتے ہیں وہ سب تلبیہ کہتے ہیں انتہای زمین تک بجانب مشرق

وغریب وغیرہ اگر حضرت جیسا طلب کرے جنت اسے سوال رضوان وجنت کا کرے اور اوسکی رحمت سے استغفار من النار فرمائے رواہ الشافعی عن عبادۃ بہرودی طوی مین پہونچکر صبح کو نہا دہو کر تبارہویں ہیروں کو مکے مین داخل ہوئے طواف کو مثل نماز کے فرمایا ہے کہ اوسمین بجز کلام خیر کے کوئی بات چیت نکرے حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے جسنے طواف کیا اس گہر کا ایک ہفتہ اوسنے گویا ایک بندہ آزاد کیا ہر قدم رکھنے اور اوٹھانے پر ایک گناہ گہٹتا ہے اور ایک نیکی لکہی جاتی ہے رواہ الترمذی

وقوف عرفہ عائشہ رضا کہتی ہین نہین ہے کوئی دن کہ آزاد کرے اللہ اوسمین بندے اپنے آگ سے زیادہ تر یوم عرفہ سے اللہ اوس دن نزدیک ہو کر فرشتون پہ فخر کرتا ہے اور کہتا ہے ما اراد ہولاء یعنی یہ کیا چاہتے ہین رواہ مسلم مین کہتا ہون کہ مغفرت ورحمت ورضوان چاہتے ہین طلب تو اپنی طرف سے ہے اور اودہر سے دیکہے کیا ملے اور حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین فرمایا ہے بہتر دعا وہ ہے جو دن عرفے کے کیجاوے اور بہتر بات جو مینے اور اگلے پیغمبرون نے کہی ہے یہ ہے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر رواہ الترمذی طلحہ بن عبید اللہ رضا کہتے ہین دیکہا نہین گیا شیطان کسی دن زیادہ ذلیل اور راندہ ہوا اور حقیر تر اور غیظ مین عرفے کے دن سے

اسی لیے کہ وہ اللہ کے نزول رحمت اور تجاوز کو گناہان عظیمہ سے

اوس دن دیکھتا ہے ع

تو بجز از طرف رحمت خود نزدیکی ورنہ من از طرف خویش نہایت دورم

حدیث جابر میں فرمایا ہے جب دن عرفے کا ہوتا ہے اوس دن اللہ

آسمان دنیا پر اوترکر فرشتون کے سامنے فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے انظروا

الی عبادی اتونی شعثا غبرا ضاجین من کل فج عمیق اشہدکم انی قد غفرت

لہم فرشتے کہتے ہین یا رب فلان کان یرھق وفلان وفلانۃ اللہ عزوجل

فرماتا ہے قد غفرت لہم حضرت نے کہا فما من یوم اکثر عتیقا من النار من

یوم عرفۃ رواہ فی شرح السنۃ ف عباس بن مرداس نے کہا حضرت نے

تیسرے پہر کو عرفے مین اپنے امت کی لیے دعای مغفرت کی جواب ملا کہ

قد غفرت لہم ما خلا المظالم فانی اخذ للمظلوم منہ کہا ای رب اگر تو چاہے

تو مظلوم کو جنت دی اور ظالم کو بخشدی اوس وقت کچھ جواب نملا صبح کو

مزدلفے مین پھر دعا کی قبول ہوئی حضرت ہنسے ابو بکر و عمر نے پوچھا تو فرمایا

ان عدو اللہ ابلیس لما علم ان اللہ عزوجل قد استجاب دعائی وغفر لامتی

اخذ التراب فجعل یحثوہ علی راسہ ویدعو بالویل والثبور رواہ ابن ماجہ و

البیہقی ف جسنے احرام حج یا عمرہ کا باندھا پھر بکسر یا لنگ ہو گیا یا سخت بیمار

پڑ گیا وہ حلال ہو جای اور سال آئندہ مین حج کرے اسکو اہل سنن نے حجاج

ابن عمر سے روایت کیا ہے بعض حدیث شریف میں فرمایا ہے لا یزال
حال الامة بخیر ما عظموا هذه الحرمة حق تعظیمها فاذا ضیعوا ذلک هلکوا
رواه ابن ماجه یعنی ہمیشہ امت بہتر رہیگی جب تک کہ حرمت اس حرم
کی پوری پوری کرتی رہیگی جب اس حرمت کو ضائع کردیگی تو ہلاک ہوجائیگی
حرم مدینہ حرسها اللہ تعالی علی مرتضی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جس نے نکالی
مدینہ میں کوئی بدعت یا جگہ دی کسی بدعتی کو اوسپر لعنت ہے اللہ اور ملائکہ
اور سب لوگوں کی قبول نہیں اوس سے صرف اور نہ عدل یعنی نماز نفل و
فرض متفق علیہ اور حدیث سعد میں فرمایا ہے ثابت نہیں رہتا اس جگہ
کی مصیبت و مشقت پر کوئی لیکن ہونگا میں دن قیامت کے شفیع یا شہید
اوسکا رواه مسلم اس جگہ کے مد و صاع و مد کے لیے دعای برکت کی ہے
رواه مسلم یہ برکت ابتک وہاں نمایاں ہے وللہ الحمد یا برکۃ النبی
تعالی وانزل قرار تخلی مکہ مکرمہ کو ابراہیم علیہ السلام نے حرم کیا تھا اسکو ہماری
حضرت نے حرم شہر ایسا ہے اس جگہ سلب کرنا قاطع و خابط شجر کا درست ہے
اور کہا المدینۃ خیر لهم لو کانوا یعلمون حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کہ
مکہ و مدینہ میں دجال داخل نہوگا فرشتے اوسکی حراست کریں گے متفق علیہ
کوہ احد کے حق میں فرمایا ہے هذا جبل یحبنا و نحبه متفق علیہ عن سعد
اور فرمایا من استطاع ان یموت بالمدینۃ فلیمت بها فانی اشفع لمن یموت بها

رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب اسناداً یعنی
جس شخص سے یہ بات بن سکے کہ وہ مدینے مین مرے تو اوسکو چاہیے کہ
وہ وہین جا کر مرے کیونکہ مین شفاعت کرونگا اوسکی جو کوئی کہ اس جگہ
مریگا اللہم ارزقنا شہادۃ فی سبیلک واجعل موتنا فی بلد رسولک آج
ہشتم جمادی الآخرہ روز شنبہ رسالہ ایک پاس روز مین ختم ہوا

ختم اللہ لنا بالحسنی وزیادۃ